حق تو یہ ہے

اربعین ظفر

(امام کے پیچھے خاموش رہنے کے حوالے سے چالیس احادیث ذکر کی گئیں ہیں)
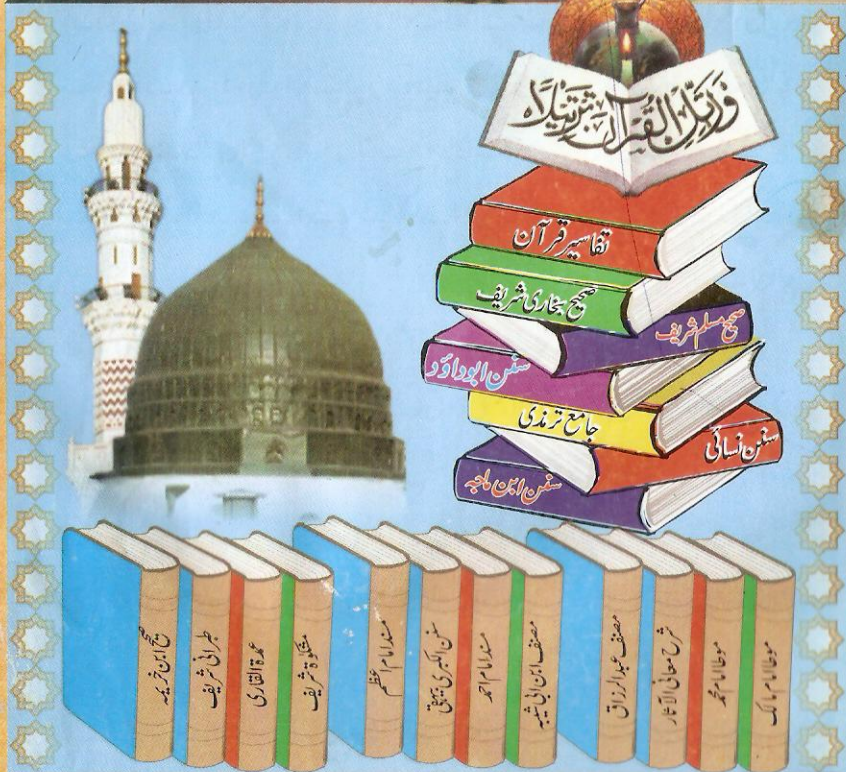
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

تفاسیر قرآن
صحیح بخاری شریف
صحیح مسلم شریف
سنن ابوداؤد
جامع ترمذی
سنن نسائی
سنن ابن ماجہ

صحیح ابن خزیمہ
طبرانی شریف
عمدۃ القاری
مشکوٰۃ شریف
مسند امام اعظم
سنن الکبریٰ بیہقی
مسند امام احمد
مصنف ابن ابی شیبہ
مصنف عبدالرزاق
شرح معانی الآثار
موطا امام محمد
موطا امام مالک

مؤلف
ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

امابعد

اس رسالہ کو لکھنے کیلئے کافی دوستوں نے اصرار کیا۔ اور اس کا طرز تحریر جو پیش خدمت ہے کی فرمائش کی۔ الہذا ان کی فرمائش پر میں نے لکھنا شروع کیا۔ ان میں سے چند دوستوں کے نام یہ ہیں ۔ مولانا حافظ محمد یونس صاحب ، مولانا حافظ غلام مہر علی گولڑوی صاحب ، نصیر الدین صاحب ، محمد عدیل صاحب ، قیصر محمود صاحب ، اصغر حیات صاحب ، نذر حیات صاحب آف جھاوریاں ، مولانا قاری فخر الدین صاحب ، علامہ مولانا سید بادشاہ تبسم بخاری آف فتح جنگ ، عبدالخالق صاحب ، ایک دفعہ جب میں گاؤں گیا۔ تو وہاں پر ایک توحیدی صاحب نے فاتحہ خلف الامام ، کے پڑھنے کے حق میں ایک پمفلٹ نکالا تو لوگ وہاں پر کچھ پریشان تھے۔ بہر حال میں نے وعدہ کیا۔ کہ اپنا مذہب واضح کرونگا۔ اسی وعدے کو پورا کرتے ہوئے۔ یہ رسالہ آپکی خدمت میں حاضر ہے۔

پہلے رسالوں کی طرز تحریر سے ہٹ کر ذرا علمی وتحقیقی انداز اختیار کیا ہے۔ میں کوشش کرونگا کہ عوام الناس کو بھی پسند آئے۔ اور علمی ذوق رکھنے والوں کی بھی فرمائش پوری ہو۔ لہذا ایں جو احادیث اس مسئلہ یعنی امام کے پیچھے مقتدی خاموش رہے گا۔ قرآن خواہ وہ سورۃ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔ نہیں پڑھے گا ، کے ثبوت میں پیش کرونگا۔ اس کے راویوں کا بیان کرونگا۔ یعنی سند کا تعارف کراؤنگا۔ اور میری کوشش یہ ہوگی۔ کہ وہ روایات بیان کروں ۔ جس کے راوی بخاری ومسلم کے راوی ہوں۔ یا کم سے کم صحاح ستہ کے راوی ہوں۔ بخاری اور مسلم کے راوی تو بالاجماع ثقہ راوی ہیں۔ لہذا عوام کی سہولت کے پیش نظر میں اتنا بتاؤں گا کہ راوی بخاری ومسلم کا ہے لہذا ثقہ ہے۔ اور بخاری ومسلم کا نہ ہو تو اس کی ثقاہت بیان کرونگا۔ اللہ رب العزت حق واضح ہونے کے بعد قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

"ابواسامہ ظفر القادری بکھروی"

"امام کے پیچھے مقتدی قرآن خواہ سورۃ فاتحہ ہو نہ پڑھے"

آیت نمبر ا:۔

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے

" لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۔ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۔ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ "

ترجمہ:۔ اپنی زبان کو قرآن کیلئے حرکت نہ دیجئے ۔کہ آپ اس کو جلدی جلدی پڑھیں ۔بے شک ہم پر لازم ہے اس کا جمع کرنا ۔اور پڑھنا پھر جب ہم قرآن پڑھنا شروع کریں ۔تو آپ اس کی اتباع کرو (یعنی خود نہ پڑھو صرف استماع کرو)

(پارہ نمبر ۲۹ سورۃ القیمۃ آیت نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸، رکوع نمبر ۱۷)

نوٹ:۔ استماع کا معنی ہے کان لگانا۔ سنائی دے یا نہ دے۔اس آیت کریمہ میں حضور نبی کریم ﷺ کو بوقت تلاوت جبریل علیہ السلام قرآن پڑھنے اور زبان کو حرکت دینے سے ممانعت اور اتباع قرآن کا حکم ہے۔

" اِتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ " کی تفسیر

راس المفسرین سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں ہے

" قال فاستمع له وانصت " ترجمہ:۔ فرمایا کہ اس کی طرف کان لگاؤ اور خاموش رہو

(صحیح بخاری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۳۴ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۲۲، صحیح مسلم جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۸۴، باب التوسط فی القرائۃ فی الصلوۃ الجہریۃ)

سورۃ فاتحہ قرآن عظیم ہے:۔ فاتحۃ الکتاب جوام الکتاب ،اصل القرآن اور مسمی بالقرآن العظیم اور قرآن کی اعلیٰ سورت ہے۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ۔کہ نبی کریم ﷺ نے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) کے متعلق فرمایا کہ یہ ام القرآن ہے یہ سبع مثانی

ہے وھی القرآن العظیم یہ قرآن عظیم ہے (ا۔تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹، ۲۔تفسیر در منثور جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳، ۳۔تفسیر فتح القدیر قاضی شوکانی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵) سورۃ فاتحہ قرآن عظیم ہے ۔

" وھی القرآن العظیم "

(ا۔ فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۱۵۹ ۲۔ مختصر منذری صفحہ نمبر ۱۳۴)

چنانچہ سورۃ فاتحہ کے ناموں میں ایک نام قرآن عظیم بھی مذکور ہے جیسا کہ تفسیر عزیزی میں ہے حدیث پاک کے الفاظ ہیں:۔ "ھی اعظم السور فی القرآن"

ترجمہ:۔ یہ سورۃ قرآن مجید میں سب سورتوں سے اعظم ہے۔اسی طرح یہ الفاظ بھی ہیں۔ " ھی سورۃ فی القرآن" "ھی اعظم سورۃ من القرآن"

(بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۴۲، وجلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۴۹)

چنانچہ جب قرآن کو خاموشی سے سننا ہے۔تو سورۃ فاتحہ بھی قرآن ہے تو امام جب سورۃ فاتحہ پڑھے گا تو خاموش رہنا ہوگا۔ چنانچہ اللہ رب العزت سورۃ انعام میں ارشاد فرماتا ہے۔

" وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ "

ترجمہ:۔ اور یہ کتاب (قرآن) جس کو ہم نے نازل کیا بڑی خیر و برکت والی پس اس کا اتباع کرو۔اور ڈرو تا کہ تم پر رحم ہو۔ (پارہ نمبر ۸ سورۃ انعام آیت نمبر ۱۵۵ رکوع نمبر ۶)

یہ حکم عام ہے۔جس کا خاص فرد زیادہ ضروری ہے یعنی باجماعت نماز پڑھنے والے مقتدیوں کیلئے یہ حکم (حکم استماع وانصات) نسبتاً زیادہ ضروری ہے۔

آیت نمبر ۲:۔

سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

" وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ "

ترجمہ:۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگاؤ اور چپ رہو کہ تم پر رحم ہو۔

اس آیت کریمہ میں آپ ﷺ کی اتباع واقتدا کرنے والے اہل اسلام کو خاموش ہو کر قرأت

سننے کیلئے امام کی طرف کان لگانے کا حکم ہے۔ اس کے اسرار سے ایک خصوصی بات یہ ہے کہ عقلمندوں کو قرآن مجید کی آیتوں کو سمجھنے سوچنے اور نصیحت پانے کا حکم ہے۔

چنانچہ اللہ رب العزت کا فرمان عالیشان ہے۔

" کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ "

ترجمہ:۔ یہ کتاب ہم نے تمھاری طرف اتاری ہے برکت والی تا کہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت مانیں۔ (پارہ نمبر ۲۳ سورۃ ص آیت نمبر ۲۹ رکوع نمبر ۱۲) تفسیر ابن کثیر میں تحت آیت اذا قری القران، مذکور ہے،

" ولکن یتا کدذالک فی الصلوٰۃ الخ " ترجمہ:۔ یعنی یہ حکم (خاموش ہو کر سننے کا) نماز میں مؤکد ہے (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۰)

اس آیت کا شان نزول:۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام ہونے کے حوالے سے قرآن پڑھتے تو مقتدی بھی قرآن پڑھتے تو اللہ نے اس سے منع کرنے کیلئے یہ آیت نازل فرمائی چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو کچھ لوگوں کو امام کے ساتھ قرأت پڑھتے سنا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ تم سمجھو اور عقل سے کام لو اور فرمایا

" وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا کما امرکم اللّٰه "

ترجمہ:۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو جیسا کہ اللہ نے حکم فرمایا۔

(۱) تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۱۲ (۲) تفسیر جمل جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۲۳ (۳) تفسیر خازن جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۷۲ (۴) تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸ (۵) تفسیر در منثور

اسی طرح جب لوگ حضور ﷺ کے پیچھے قرآن پڑھتے تو یہ آیت نازل ہوئی اسکے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں اور یہ آیت مقتدیوں کیلئے ہے۔

(۱):۔ تفسیر در منثور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۵۵ (۲):۔ کتاب القراۃ بیہقی صفحہ نمبر ۹

(۳):۔ ابن ابی شیبہ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۴۷۸ (۴):۔ امام الکلام صفحہ نمبر ۱۱۱ (۵):۔ تفسیر فتح القدیر شوکانی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۶۹ (۶) تفسیر فتح البیان صدیق حسن خان جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۸۳ (۷) جزالقراۃ بخاری صفحہ نمبر ۷ (۸) سنن البیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۵ (۹) تفسیر ابن جریر طبری جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۱۲ (۱۰) تفسیر مظہری جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۰۴

ان تمام کتابوں میں مختلف الفاظ سے مفہوماً یہ بات مذکور ہے۔ کہ یہ آیت مبارکہ نماز اور خطبہ کیلئے نازل ہوئی نماز میں مقتدی کو خاموش رہنے اور غور سے سننے کے بارے میں ہے۔ لہذا ان دونوں آیتوں میں اللہ رب العزت کا حکم واضح ہے لہذا امام کے پیچھے مقتدی امام کی قرأت کو غور سے سنے اور خاموش رہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہو۔

احادیث مبارکہ سے امام کے پیچھے قرآن خواہ سورۃ فاتحہ ہو پڑھنے سے منع کا بیان

روایت نمبر ۱:۔

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ حدثنا ابوخالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هریرۃ
" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ ہ

ترجمہ:۔ سند کے بعد:۔ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ تم اس کی پیروی کرو۔ تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو۔ اور جب وہ قرآن پڑھے تم خاموش رہو اور وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے تو تم سب امین کہو

حوالے ملاحظہ ہوں:۔ (۱): صحیح مسلم جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۷۴ (۲): ابن ماجہ جلد نمبر ۱ باب اذا قرا فانصتوا (۳): مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۷، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۲۶ (۴): نسائی شریف باب اذا قری القران جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱۲ صحیح دو اسناد سے (۵): سنن بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۶ (۶): دار قطنی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۲۷، نمبر ۳۲۸، نمبر ۱۲۵ (۷): مشکوۃ شریف صفحہ نمبر ۸۱،

نمبر۷۹،(۸): مسند امام احمد جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۳۷۲ (۹): فتاوٰی ابن تیمیہ جلد نمبر۲۳ صفحہ نمبر۳۷۳ نمبر۳۱۷ (۱۰): عمدۃ القاری فی شرح بخاری عینی جلد نمبر۶ صفحہ نمبر۱۵ (۱۱): کنز العمال جلد نمبر۴ صفحہ نمبر۱۲۸ (۱۲): منتقی الاخبار ابن تیمیہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۸۳ (۱۳): کشاف القناع جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۴۶۲ (۱۴): شرح النقایہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۸۸، (۱۵): طحاوی شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۴۹ (۱۶): جزالقراۃ بخاری صفحہ نمبر۶۳ (۱۷): نیل الاوطار جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۲۲ (۱۸): آثار السنن جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۸۶ (۱۹): مختصر السنن منذری جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۱۳ (۲۰): سعایہ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۹۳ (۲۱) محلیٰ ابن حزم جلد نمبر۳ صفحہ نمبر۲۴۰ (۲۲): نصب الرایہ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۶ (۲۳): تفسیر قرطبی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۲ (۲۴): تفسیر ابن کثیر جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۸۰ (۲۵): روح المعانی جلد نمبر۹ صفحہ نمبر۱۵۱ (۲۶): تفسیر در منشور جلد نمبر۳ صفحہ نمبر۱۵۶ (۲۷) مغنی ابن قدامہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۵۶۳ (۲۸): شرح کبیر ابن قدامہ مقدسی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۳ (۲۹): بنایہ امام بدر الدین عینی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۷ (۳۰): جوہر النقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۵۷ (۳۱): کتاب القراۃ بیہقی صفحہ نمبر۱۳۱ (۳۲): احکام القرآن حصاص جلد نمبر۳ صفحہ نمبر۴۱ (۳۳): زرقانی شرح موطا امام مالک جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۷۸ (۳۴) تعلیق مغنی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۲۸ ان چونتیس ۳۴ کتب میں بمعہ کلمات " اذا قرء فانصتوا " مذکور ہے اس کے علاوہ عموماً غیر مقلدین مناظر مناظرہ میں یہ بات کہتے ہیں۔ اور عوام الناس سے دلیل مانگتے ہیں کہ وہ حدیث دکھاؤ۔ جس میں چار باتوں کا ذکر ہو (۱): امام کا ذکر ہو (۲): مقتدی کا بیان ہو (۳): سورۃ فاتحہ کا ذکر ہو (۴): اور اس میں ممانعت کا حکم ہو۔ الحمد اللہ اس حدیث میں یہ چاروں باتیں موجود ہیں۔ اب سند کا تعارف ملاحظہ فرمائیں

سند کا تعارف :۔ اس کی متعدد سندیں مذکور ہیں۔ ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ کی سند مذکور ہو چکی ہے اسکا پہلا راوی

(۱) :۔ ابو بکر بن ابی شیبہ :۔ بخاری شریف میں ان سے تیس اور امام مسلم نے مسلم شریف میں

دوہزار پانچ سو حدیثیں روایت کی ہیں۔

(۲):۔ ابو خالد الاحمر:۔ بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۶۴، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۰۰، وغیرہ آٹھ صفحات میں مذکور ہے۔ اور مسلم شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۶۷، نمبر ۱۸۳ وغیرہ میں مذکور ہے امام ترمذی نے ترمذی شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۴۷، وغیرہ کی سندوں میں مذکور ہے اور امام ترمذی نے انھیں حسن صحیح کہا ہے۔

(۳): محمد بن عجلان فقیہہ مدینہ:۔ صحیح مسلم میں جلد نمبر اول صفحہ نمبر ۱۹۱، ۳۱۸، ۱۸۳، ۴۳ و جلد نمبر دوم صفحہ نمبر ۱۳۵، ۷۷، ۱۲۵، ۳۱، ۲۸ میں مذکور ہے بخاری شریف میں جلد دوم صفحہ نمبر ۱۱۰۰، ۹۳۶، میں مذکور ہے۔ جامع ترمذی میں جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۱۴، باب فی رکعتیں اذا جاء میں محمد بن عجلان مذکور ہے۔ اور امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

(۴): زید بن اسلم:۔ یہ بخاری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۴۳، ۹۶ و جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۰۰، ۵۹۹ وغیرہ ۴۷ صفحات میں مذکور ہے۔

(۵): ابو صالح ذکوان:۔ یہ بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر ۲۰، ۶ نمبر ۳۰، ۲۱ و جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۱۶ وغیرہ ۱۱۴ صفحات میں مذکور ہے ابو صالح اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہ تمام راوی ایک ہی سند میں مذکور ہیں

(۶): ابوھریرہ رضی اللہ عنہ:۔ صحابی تو باتفاق تمام کے ثقہ ہیں صحیح مسلم شریف میں جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۸۳ میں ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابو خالد احمر اور اسکے صفحہ نمبر ۳۱۸ میں زید بن اسلم، ابو صالح اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہ تمام مذکور ہیں۔

نسائی شریف کی اسناد کا تعارف:۔ نسائی میں ابو خالد احمر سے جارود بن معاذ ترمذی اور دوسری میں محمد بن عجلان سے محمد بن سعد انصاری راوی ہیں لہذا ابو خالد احمر اور ابوبکر بن ابی شیبہ منفرد نہیں۔ اور محمد بن عجلان بن مبارک نے محمد بن سعد سے ذکر کیا

(۱):۔جارو بن معاذ ترمذیؒ:۔ جارو بن معاذ ثقہ ہیں " قال النسائی ثقه وذکره ابن حبان فی الثقات " ترجمہ:۔ امام نسائی نے فرمایا جارو بن معاذ ثقہ ہیں اور اسے ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا

(۲): محمد بن سعد انصاری:۔ نسائی میں " کان المخزومی یقول هو ثقه " ترجمہ:۔ یعنی مخزومی فرماتے ہیں کہ محمد بن سعد ثقہ ہے۔ (نسائی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱۲، تہذیب جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۸۴۰)

(۳): محمد بن عبداللہ بن مبارک:۔ بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۹۵ وغیرہ کی متعدد سندوں میں مذکور ہے۔تقریب میں ثقہ فرمایا تقریب صفحہ نمبر ۳۰۶

اس حدیث مبارکہ کی تصحیح ملاحظہ فرمائیں

(۱) امام مسلم نے صحیح مسلم جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۴ میں فرمایا "ھوعندی صحیح یہ میرے نزدیک صحیح ہے (۲) آثار السنن میں ہے۔ھذا حدیث صحیح یہ حدیث صحیح ہے (۳) سعایہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۳ میں ہے وصحح ابن خزیمہ الحدیث اس حدیث کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے (۴) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۵ میں ہے۔فابن خزیمہ صحیح حدیث ابن عجلان" یعنی امام ابن خزیمہ نے اس حدیث عجلان کو صحیح کہا ہے۔(۵) زرقانی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۸ میں ہے " قد صحیحه احمد " امام احمد نے اس کو صحیح کہا ہے۔(۶) امام الکلام صفحہ نمبر ۱۵۹ میں امام احمد نے اس حدیث کو صحیح کہا اسی طرح جو ہرالنقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۷ میں ہے (۷) نووی شرح مسلم جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۵ میں امام منذری نے صحیح فرمایا۔(۸) مختصر السنن امام منذری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۱۳ میں امام منذری نے صحیح کہا (۹) مجموعہ فتاوٰی ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۳ میں ابن تیمیہ نے صحیح کہا (۱۰) تعلقات سلفیہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱۲ متعلقہ سنن نسائی میں عطاء اللہ غیر مقلد نے بحوالہ امام مسلم صحیح کہا (۱۱) منتقی الاخبار جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۸۳ عبدالسلام ابن تیمیہ نے بحوالہ امام مسلم صحیح کہا (۱۲) تعلیق حسن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۶ میں "رجالہ کل ثقات" اسکے تمام راوی ثقہ ہیں (۱۳) اسی

طرح ابن ماجہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۱ (۱۴) مسند امام احمد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۷۶ (۱۵) ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۳۶ (۱۶) دار قطنی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۸ (۱۷) کنز العمال جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۲۸ (۱۸) بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۶ میں ہے۔ لہٰذا اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے خاموش رہنا چاہیے

روایت نمبر ۲:۔

ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

" اِذَاقَرَءَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا"

ترجمہ:۔ جب امام قرآن پڑھے پس تم خاموش رہو

حوالہ جات ملاحظہ ہوں (۱) صحیح مسلم شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۴ (۲) ابن ماجہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۱ (۳) دار قطنی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۳۱، ۳۳۰ (۴) مسند امام احمد جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۴۱۵ (۵) مشکوۃ شریف صفحہ نمبر ۷۹ (۶) جامع الصغیر سیوطی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۱ (۷) نصب الرایہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۴۰ (۸) محلی ابن حزم جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۴۰ (۹) مغنی ابن قدامہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳ (۱۰) منتقی الاخبار ابن تیمیہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۹۸ (۱۱) تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۰ (۱۲) مختصر السنن منذری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۱۳ (۱۳) سعایہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۲ (۱۵) تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۱۲ (۱۶) آثار السنن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۵ (۱۷) مسند ابوعوانہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴۲ (۱۸) نیل الاوطار شرح منتقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۳۶ (۱۹) کتاب القرات بیہقی صفحہ نمبر ۹۸ (۲۰) کنز العمال جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۲۹ (۲۱) احکام قرآن حصاص جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۱ (۲۲) فتح الباری شرح بخاری ابن حجر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۴۲ (۲۳) تفسیر قرطبی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۱ (۲۴) الجوہر النقی علی بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۴ (۲۵) درایہ علی الہدایہ ابن حجر جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۳۱ (۲۶) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۲ صفحہ نمبر ۲۴۰ (۲۷) احکام القرآن ابن عربی صفحہ نمبر ۸۲۲ (۲۸) سنن بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۵ میں

متعدد سندوں سے بمعہ کلمات " اذا قری فانصتوا" مذکور ہے

سند کا تعارف:۔

مسلم شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۷۴ میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے لہذا اسکی سند صحیح ہے۔ابن ماجہ کی سند یہ ہے۔ "حدثنا یوسف بن موسیٰ القطان ثنا جریر عن سلیمان التیمی عن قتادہ عن ابی غلاب عن حطان بن عبداللّٰہ الرقاشی عن ابو موسیٰ الاشعری"

اس سند میں قتادہ سے لیکر حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تک تمام راوی مسلم جلد اول صفحہ نمبر ۱۷۴ کی روایت میں مذکور ہیں لہذا یہ سب ثقہ ہیں۔قتادہ سے پہلے دو راوی ہیں۔

(۱) "یوسف بن قطان" یوسف بن قطان بخاری شریف کا راوی ہے۔بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۲۳ اور صفحہ نمبر ۲۰۳ وغیرہ اٹھارہ جگہ مذکور ہے۔

(۲) "جریر بن عبدالحمید" یہ بھی بخاری شریف کا راوی ہے اور بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر ۲۶، ۲۳، ۱۶ وغیرہ صفحات میں ایک سو ستائیس ۱۲۷ جگہ مذکور ہے لہذا یہ راوی بھی ثقہ ہے۔

مسند ابوعوانہ کی سند کا تعارف:۔ اسکی سند میں قتادہ تک چار راوی ہیں اور باقی مسلم والی ہے۔ وہ چار راوی یہ ہیں (۱) سلیمان بن اشعث ، (۲) عاصم بن نضر ، (۳) معتمر ، (۴) سلیمان تیمی

"۱ اور ۲ معتمر اور سلیمان الاشعث :۔یہ بخاری شریف کے راوی ہیں۔بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۰۵، صفحہ نمبر ۲۵۶، صفحہ نمبر ۵۰۶ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۷۹، صفحہ نمبر ۶۹۴، صفحہ نمبر ۷۰۶ میں پچپن ۵۵ جگہ مذکور ہیں

(۳) عاصم بن نضر :۔یہ بھی صدوق اور ثقہ ہیں مسلم شریف کے راوی ہیں تہذیب التہذیب جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۵۸

(۴) سلیمان تیمی :۔یہ مسلم شریف کے راوی ہیں لہذا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ والی روایت

جلد نمبر اول صفحہ نمبر ۱۷۴ میں موجود ہیں

اس روایت کی تصحیح :۔ (۱) اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام مسلم نے مسلم شریف میں ارشاد فرمایا " انما وضعت ههنا ما اجمعوا علیه"

ترجمہ :۔ یعنی میں نے وہی حدیثیں ذکر کی ہیں جن کی صحت پر اتفاق ہے۔

۲،۱، ۳، اس کے متعلق زرقانی شریف موطا امام مالک جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۷۸ اور تفسیر قرطبی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۲۱ میں ہے۔ " والنظم منه وقد صححها الامام احمد بن حنبل و ابن المنذر"

ترجمہ :۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ اور ابن منذر علیہ رحمتہ نے صحیح کہا ہے

(۴) امام الکلام صفحہ نمبر ۱۵۹ میں ہے " ان هذا الحديث قد صححه جمع من الائمة"

ترجمہ :۔ اماموں کی جماعت نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ (۵) آثار السنن جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۸ میں ہے " رواه احمد و مسلم وهو حديث صحيح" ترجمہ :۔ اس کو امام احمد بن حنبل اور امام مسلم نے روایت کیا اور اسکو صحیح کہا ہے (۶، ۷،) مختصر السنن جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۱۳ اور نیل الاوطار شوکانی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۸۸ میں صحیح کہا ہے۔ (۸) تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۱۲ میں ہے۔

" وقد صح الخبر عن صلى الله عليه وسلم بما ذكرنا من قوله اذا قرء الامام فانصتوا"

ترجمہ :۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک اذا قرء الامام فانصتوا ضرور صحیح ہے

(۹) فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۴۲ میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں " وهو حديث صحيح اخرجه مسلم من حديث ابی موسیٰ اشعری "

ترجمہ :۔ یہ حدیث صحیح ہے اس سے امام مسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(۱۰) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۲ میں ابن تیمیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

روایت نمبر ۳:۔

ابو حنيفه قال حدثنا ابو الحسن موسىٰ بن ابی عائشه عن عبد الله بن شداد بن الهاد عن جابر بن عبدالله عن النبى صلى الله عليه وسلم من صلى خلف

الامام فان قراءۃ الامام لہ قراءۃ

ترجمہ:۔ نبی ﷺ نے فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بے شک امام کی قراۃ اس کی بھی قراۃ ہے۔

حوالے ملاحظہ فرمائیے: ۔1:۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۷۷، ۳۷۶، (2) مسند امام احمد جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۳۳۹، (3) کتاب الحجہ امام محمد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۱۹، (4) عینی شرح ہدایہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۷۰۸، (5) مسند امام اعظم صفحہ نمبر ۶۱، (6) فتح القدیر ابن ہمام جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۹۵، (7) آثار السنن جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۷، (8) منتقی الاخبار ابن تیمیہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۸۵، (9) سنن ابن ماجہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۰، (10) موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹۷، (11) شرح معانی الآثار طحاوی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۴۹، (12) التعلیق الحسن جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۷، (13) تفسیر قرطبی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۲۱، (14) جامع المسانید جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۳۱، (15) درمنثور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۵۶، (16) شرح کبیر ابن قدامہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱، (17) عمدۃ القاری شرح بخاری جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۲، (18) جوہر النقی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۵۹، (19) سنن الکبری بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۶۱، (20) مجمع الزوائد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۱، (21) سنن دار قطنی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۳۳، (22) کتاب الآثار امام محمد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۶۵، (23) مسند امام ابو یوسف صفحہ نمبر ۲۳، (24) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۶، (25) کنز العمال حدیث نمبر ۱۹۶۸۳، (26) امام الکلام صفحہ نمبر ۱۹۷، (27) فتاوی ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۲ صفحہ نمبر ۲۸۱، (28) شرح نقایہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۸۸، ۱۸۹، (29) تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۵۱، (30) تخلیص الحبیر جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۳۲، (31) ارواء الغلیل البانی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۶۸، (32) نصب الرایہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶، ۱۰، (33) العلل المتناہیہ ابن ابی حاتم صفحہ نمبر ۲۸۷، (34) تاریخ بغداد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۳۷، ۳۴۰، (35) الاطراف، المزی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۱، (36) تذکرۃ الموضوعات ابن قیسرانی حدیث نمبر ۸۷۰،

ان کتابوں میں بالفاظ متقاربہ مرفوعاً مذکور ہے بعض کتب میں اتنی (بقدر مذکور) اور بعض میں طویل اور اتنی صحیح ہے۔ کہ اسکی متعدد سندیں ہیں۔

سند کا تعارف:۔

ا:۔ پہلے راوی امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ:۔ صالح بن محمد اسدی ابن معین سے فرماتے ہیں ''

ثقہ فی الحدیث'' یعنی امام صاحب حدیث میں ثقہ ہیں۔ عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن معین سعید قطان۔ ابن داؤد سب نے امام اعظم کو ثقہ فرمایا۔ (تہذیب جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۴۴۹، تہذیب الکمال) سفیان ثوری، امام شعرانی، خلف بن ایوب سب نے امام صاحب کو حدیث میں ثقہ تسلیم کیا ہے۔ (عقود الجمان، موفق، تاریخ بغداد جلد نمبر ۱۳ صفحہ نمبر ۳۳۶) حافظ ابن حجر عسقلانی تہذیب التہذیب ترجمہ نعمان بن ثابت کے تحت فرمایا ''محمد بن سعد عوفی نے کہا میں نے ابن معین کو کہتے سنا'' ''کان ابوحنیفہ ثقہ'' امام صاحب حدیث میں ثقہ ہیں۔ امام ابوداؤد نے ثقہ فرمایا شعبہ بن حجاج لکھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ ثقہ تھے۔ آئمہ کبار میں سے ایک جماعت نے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرمائی۔ مثلاً عبداللہ بن مبارک، سفیان بن عیینہ اعمش، عبدالرزاق، امام مالک۔ امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ کثیر تعداد میں ائمہ کبار وغیرہ۔

۲:۔ ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ مخزومی:۔ یہ صحیح بخاری کے راوی ہیں صحیح بخاری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۴۱، نمبر ۸۵۸، نمبر ۷۵۴، نمبر ۷۳۴، نمبر ۷۳۳، نمبر ۱۰۱۷، نمبر ۱۱۲۲، نمبر ۱۰۱۸، ۹ جگہوں میں مذکور ہیں۔ اور مسلم شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۷، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۲۲، نمبر ۱۰۱۸ مذکور ہے بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۳۳، میں ہے ''کان ثقہ'' یعنی موسیٰ بن ابی عائشہ ثقہ تھا'' تہذیب التہذیب میں سفیان ثوری موسیٰ بن ابی عائشہ کی تعریف فرماتے ہیں حمیدی فرماتے ہیں ثقات میں سے ہیں۔ ابن معین فرماتے ہیں وہ ثقہ تھے ابن حبان ابن معین، یعقوب بن سفیان یحییٰ بن قطان سب انھیں ثقہ فرماتے ہیں۔

۳:۔ عبداللہ بن شداد ابوالولید مدنی:۔ آپ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور فقیہہ تھے بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۷ میں ''عن عبداللہ بن شداد قال سمعت خالتی میمونہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بخاری شریف کے راوی ہیں۔ آپ فقہائے مدینہ میں شمار ہوتے تھے (تقریب التہذیب صفحہ نمبر ۱۷۷) صحیح بخاری میں ۱۷ جگہوں میں مذکور ہیں اور فتح الباری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۰۵ میں ہے کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے یعنی صحابی ہیں

(۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ مدنی فقیہہ صحابی ہیں:۔ جنھوں نے مدینہ منورہ میں سب صحابہ کرام کے بعد وصال پایا۔ مسند امام اعظم طحاوی، کتاب الحجہ امام محمد، کتاب القراۃ بیہقی، سنن بیہقی، کتاب الآثار امام محمد، موطا امام محمد، صحیح بہاری، دار قطنی، امام الکلام، فتح القدیر، التعلیق الحسن مسند امام احمد، الجوہر النقی، ابن شیبہ ان تمام سندوں کے راوی صحیحین یعنی بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔

ا:۔ سند کا پہلا راوی مالک بن اسماعیل بخاری:۔ بخاری شریف میں جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲ میں تیس ۳۰ مقاموں میں مذکور ہے

۲ حسن بن صالح:۔ صحیح بخاری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۶۶ اور مسلم شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۵۳ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۵۹، صفحہ نمبر ۲۲۳ صفحہ نمبر ۳۸۲ وغیرہ میں مذکور ہے

۳ ابوالزبیر مکی:۔ بخاری شریف جلد نمبر صفحہ نمبر ۹۸، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۹۲ نمبر ۶۲۶، وغیرہ نو صفحات میں مذکور دوسری سند میں ابونعیم عبد بن حمید، تیسری سند میں امام احمد بن حنبل اسود بن عامر اور چوتھی سند کے حافظ احمد بن منیع، اسحاق بن یوسف، سفیان ثوری، قاضی شریک بن عبداللہ وغیرہ سب صحیحین کے راوی ہیں۔ اس روایت کی تصحیح ملاحظہ فرمائیں:۔

ا:۔ صحیح علی شرط الشیخین ترجمہ:۔ یعنی یہ روایت بخاری و مسلم کی شرط پر ہے (فتح القدیر جلد نمبر ۲۹۵، امام الکلام صفحہ نمبر ۱۹۷، التعلیق الحسن جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۷،)۲،۳،۴:۔ اس روایت کو آثار السنن جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۸۷ اور عینی شرح بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۲ اور نہایہ علی الہدایہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۷۰۹، میں صحیح فرمایا۔ لہذا یہ روایت بالکل صحیح اور واضح ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے لہذا اس کو خاموش رہنا چاہئے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

روایت نمبر ۴:۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ نمبر ا

" مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان اذا سئل هل يقرا خلف الامام احد قال اذا صلى

احد کم خلف الامام فحسبه قراۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقراء قال و کان عبداللہ بن عمر لایقرأخلف الامام"

ترجمہ:۔حضرت نافع سے ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب سوال ہوتا۔کہ امام کے پیچھے کوئی قرأۃ پڑھے تو آپ جواب دیتے کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأۃ اسے کافی ہے۔اور جب اکیلے پڑھے تو قرأۃ پڑھے۔اور فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأۃ نہیں پڑھتے تھے۔

حوالے ملاحظہ ہوں ا:۔موطا امام مالک صفحہ نمبر۲۷،(۲) آثار السنن جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۹،(۳) کتاب الحجۃ امام محمد صفحہ نمبر ۱۱۶،(۴) دار قطنی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۴۵،(۵) فتاوٰی ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۵،(۶) موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹۵،(۷) شرح السنۃ امام بغوی جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۸۳ (۸) کتاب القرأۃ بیہقی صفحہ نمبر ۱۴۲ میں مذکور ہے

سند کا تعارف:۔اس روایت کی ساری سند مالک ، نافع عبداللہ بن عمر بعینہ ساری کی ساری بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۸۷،۲۸۳،۱۲۱،۳۲،۹۵،۵۸،۷۲،۳۳،صفحہ نمبر ۵۱۳،۳۷۵، ۳۸۲،۳۷۷،۲۸۹،جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۱۱،۹۸،۹۳۰،۹۲۷،۸۳۶، میں مذکور ہے۔

روایت کی تصحیح:۔امام بخاری نے ان تمام سندوں کو دوسری سندوں سے صحیح ترین کہا ہے۔جیسا کہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۱۷،تحفۃ الاحوذی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۷،شرح نخبۃ الفکر ملا علی قاری صفحہ نمبر ۱۵۸،تہذیب التھذیب جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۶،تقریب صفحہ نمبر ۳۲۶،اور زرقانی شرح موطا امام مالک صفحہ نمبر ۱۱ میں ہے زرقانی کی عبارت یہ ہے کہ " قال البخاری اصح الاسانید کلھا مالک عن نافع عن ابن عمر"

ترجمہ:۔امام بخاری فرماتے ہیں کہ تمام سندوں سے زیادہ صحیح سند مالک ،نافع ابن عمر کی ہے

سونے کی زنجیری:۔ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۱۷، میں ہے "

وھو من سلسلة الذھب" ترجمہ:۔یہ سند سونے کی زنجیری ہے "لھذا اس روایت سے بھی پتہ چلا

کہ امام کے پیچھے خاموش رہنا چاہیے

روایت نمبر۵:۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ نمبر۲

"اخبرنا عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر خطاب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال من صلی خلف الامام کفته قرأۃ الامام"

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔کہ جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی اسے امام کی قرأۃ کافی ہے(کتاب الحجۃ امام محمد صفحہ نمبر۱۱۸،)

سند کا تعارف:۔اس روایت کی تمام سند بخاری شریف جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۶۴،۶۱، جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۶۷۴،۶۷۳،۶۴۸،۶۴۷ میں مذکور ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔کہ "هذا هوا الصحیح عن ابن عمر رضی اللہ عنه" ترجمہ:۔ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہی صحیح ثابت ہے۔

روایت نمبر۶:۔

"عبدالرازق قال اخبرنا داء ود بن قیس عن زیدبن اسلم عن ابن عمر کان ینهی عن القرأۃ خلف الامام"

ترجمہ:۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قرأۃ خلف الامام سے منع کیا کرتے تھے(مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۴۰)

سند کا تعارف:۔یہ حدیث صحیح ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور بخاری ومسلم کے راوی ہیں۔

ا:۔پہلا راوی عبدالرزاق:۔عبدالرزاق امام بخاری کے استاد اور ثقہ ہیں بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر۱۱،۲۵،۸۱،۵۷،۵۸،۳۴۲،۳۴۷،۳۱۵،۵۹ میں مذکور ہے

۲:۔ داؤد بن قیس:۔ یہ صحیح مسلم کا راوی ہے چنانچہ صحیح مسلم جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹۱، ۲۱۱، ۳۱۸، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۱۷، ۳۲۰، ۵۲، ۴ میں مذکور ہے

۳:۔ زید بن اسلم:۔ زید بن اسلم بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۶، ۳۴۳، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۹۹، ۶۰۰، وغیرہ ۴۷ صفحات میں مذکور ہے۔

۴:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:۔ یہ صحابی رسول ہیں جو سب کے نزدیک ثقہ ہیں۔

روایت نمبر ۷:۔

" مالك عن ابن شهاب عن اكيمة الليثى عن ابى هريره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلوٰة جهرفيها بالقرأة فقال هل قرأة معى منكم احد انفافقال نعم انايا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى اقول مالى انازع القرآن قال فانتهى الناس عن القرأة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ماجهر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم حين سمعواذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم "

ترجمہ:۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جھری سے فارغ ہو کر فرمایا۔ کہ تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرآن پڑھا ایک شخص نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ﷺ میں نے پڑھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب ہی میں کہوں مجھے قرأۃ قرآن میں منازعت ہوگی تب لوگوں نے موقوف کیا قرأۃ کو حضور ﷺ کے پیچھے نماز جہری میں جب یہ حدیث سنی (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۵، ابن حبان طحاوی شریف)

سند کا تعارف:۔

۱:۔ امام مالک:۔ یہ بخاری شریف کے راوی ہیں اور بخاری شریف میں ۵۷۶ مقاموں میں مذکور ہیں۔

۲:۔ ابوالولید عمارہ ابن اکیمہ لیثی مدنی:۔ یہ جلیل القدر تابعی ہیں چنانچہ تحفۃ الاحوذی جلد نمبر ۱

صفحہ نمبر۲۵۴،اور تقریب صفحہ نمبر ۲۵۱، میں مصرح ہے تہذیب التہذیب جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۲۱۱، میں یعقوب بن سفیان سے ہے کہ ابن اکیمہ مدینہ کے مشہور تابعیوں میں سے ہیں اور حاتم نے فرمایا صحیح الحدیث ہیں شرح ابوداؤد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۰۶ زرقانی، مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ میں ہے کہ ابن اکیمہ ثقہ ہیں

۳:۔امام زہری:۔ بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۷۰، میں حضرت سفیان بن عیینہ سے ہے فرمایا "ای ماحفظ من الزهری" ترجمہ:۔امام زہری سے زیادہ کون حفظ والا ہے۔

روایت کی تصحیح:۔ تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۰، میں ہے کہ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاتم رازی نے اسے صحیح کہا۔اور عون المعبود شرح ابوداؤد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۰۶ میں ہے " وصححه ابن حبان "ترجمہ:۔اسے ابن حبان نے صحیح کہا۔اس حدیث کے متعلق مجمع الزوائد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۹ میں "کہ امام احمد نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے اوسط وکبیر میں روایت کیا اور امام احمد کے راوی صحیح بخاری یا صحیح حدیث کے راوی ہیں

روایت نمبر ۸:۔

" مالك عن ابی نعیم وهب بن كيسان انه سمع جابر بن عبدالله يقول من صلى ركعة بام يقرأفيها بام القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الامام"

ترجمہ:۔ حضرت وھب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرمارہے تھے۔ کہ جس شخص نے کوئی رکعت یا نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی۔ مگر جب امام کے پیچھے ہو(تو اسکی نماز ہوگئی)

حوالے ملاحظہ ہوں:۔ا:۔ موطا امام مالک صفحہ نمبر ۶۶، (۲) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۲۱ (۳) سنن بیہقی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۴۹، (۴) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۶۰، (۵) طحاوی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۴۹ (۶) ترمذی شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۷ (۷) مدونۃ الکبری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۷۰ (۸) فتاوی ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۵،

سند کا تعارف :۔ اس کی تمام سند بخاری کی سند ہے چنانچہ مالک ، وھب بن کیسان ، جابر بن عبداللہ بعینہ سند بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۳۷، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۲۵، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۰۶ وغیرہ میں مذکور ہے۔ اس حدیث کے متعلق ترمذی میں ہے "ھذا حدیث صحیح" یہ حدیث صحیح ہے

روایت نمبر ۹ :۔

" حدثنا وکیع عن الضحاك بن عثمان بن عبداللّٰہ بن مقسم عن جابر قال لایقرأ خلف الامام"

ترجمہ :۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہ پڑھی جائے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۷۶، (۲) الجوہر النقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۶۱)

سند کا تعارف :۔ اس کے تمام راوی صحیحین کے راوی ہیں۔

(۱) حضرت وکیع :۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۱۴، صفحہ نمبر ۷۱۵، میں مذکور ہیں

(۲) ضحاک بن عثمان :۔ یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں چنانچہ مسلم شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۵۴، نمبر ۱۶۱، نمبر ۱۹۱، نمبر ۱۹۷ میں مذکور ہیں۔

اس روایت کی تصحیح :۔ " ھذا سند صحیح متصل "یعنی یہ سند صحیح متصل ہے (جوہر النقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۶۱)

روایت نمبر ۱۰ :۔

" حدثنا فضل عن زھیر عن الولید بن قیس قال سألت سویدبن غفلة اقرا خلف الامام فی الظھر والعصر قال لا"

ترجمہ :۔ حضرت ولید بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قرأۃ (فاتحہ وغیرہ) پڑھوں فرمایا نہ پڑھ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۷۷)

سند کا تعارف:۔(۱) ابو نعیم فضل بن وکین تیمی:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۴ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۸۰۴ میں مذکور ہیں۔

(۲) ابو خیثمہ زہیر بن معاویہ:۔ بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۴۸، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۶۴، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۶۵ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۹۸ میں مذکور ہے۔

(۳) ابو ہمام ولید بن قیس:۔ یہ ثقہ راوی ہے تقریب التہذیب صفحہ نمبر ۳۵ میں ہے "الولید بن قیس ابوھمام ثقۃ" ولید بن قیس ثقہ ہے اسی طرح ابن معین اور ابن حبان نے ثقہ شمار کیا دیکھئے تہذیب التہذیب جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۱۴۷

(۴) سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ:۔ یہ صحابی یا جلیل القدر تابعی ہیں بخاری شریف وغیرہ میں پانچ جگہ مذکور ہیں۔تہذیب التہذیب جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۷۹، میں ہے " ذکرہ ابن قانع فی الصحابہ" ابن قانع نے انھیں صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

روایت نمبر ۱۱:۔

" حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا یعقوب ثنا ابن اخی الزھری عن عمہ قال اخبرنی عبدالرحمن بن ھرمز عن عبداللہ بن بحینہ و کان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھل قرأاحد منکم معی انفاقالوانعم قال انی اقول مالی انازع القرآن فانتھی عن القرأۃ حین قال ذالک

ترجمہ:۔حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز حضرت عبداللہ بن بحینہ سے روایت کرتے ہیں۔جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کیا تم سے کسی نے میرے ساتھ اب قرأۃ پڑھی ہے۔انھوں نے کہا ہاں تو فرمایا بے شک میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا کیا ہے مجھے کہ قرآن کے ساتھ کوئی جھگڑا کر رہا ہے تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔لوگ قرآن پڑھنے سے رک گئے (جو بعض پڑھتے تھے) (مسند احمد بن حنبل)

سند کا تعارف:۔ د(۱) پہلے راوی عبداللہ بن احمد بن حنبل:۔ یہ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں اور ثقہ ہیں (تقریب صفحہ نمبر ۱۶۷)

(۲) امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ:۔ امام احمد ثقہ اور بخاری کے راوی ہیں اور امام بخاری کے استاد ہیں بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۴۲، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۶۵، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۸۷۳، وغیرہ پانچ جگہوں میں مذکور ہیں اور مسلم شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۹ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۸۹ اور جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۵۳ میں مذکور ہیں

(۳،۴،۵) یعقوب الزہری وعمہ تک" یہ تینوں راوی بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۵۰، نمبر ۲۹۰ میں مذکور ہیں

(۶) عبدالرحمٰن بن ہرمز:۔ یہ بھی بخاری کا راوی ہے اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۸۸ میں مذکور ہے

(۷):۔ عبداللہ بن مالک بن بحینہ:۔ یہ بخاری شریف میں جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۶۳، نمبر ۲۴۸ میں مذکور ہے لہذا یہ حدیث صحیح ہے اور جہری وسری دونوں نمازوں میں قرأۃ منقدی کو منع کرتی ہے۔

راویت نمبر ۱۲:۔

" اخبرنا عبدالرزاق قال عن الثوری عن ابن ذکوان عن زیدبن ثابت وابن عمر کانا لایقرأن خلف الامام "

ترجمہ:۔ حضرت ابن ذکوان سے ہے کہ حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قرآن نہیں پڑھتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴)

سند کا تعارف:۔ (۱) عبداللہ بن ذکوان مدنی عرف ابوالزناد:۔ یہ بخاری کے راوی ہیں اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۷، صفحہ نمبر ۱۰۱، صفحہ نمبر ۱۰۲، اور صفحہ نمبر ۴۱۰ وغیرہ ۱۴۳ جگہوں

میں مذکور ہیں

(۲) سفیان ثوری' بخاری شریف میں جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۳۹ نمبر ۱۴۱، نمبر ۱۳۶، نمبر ۱۳۷ وغیرہ ۱۱۹ جگہوں میں مذکور ہیں

(۳) عبدالرزاق' امام بخاری کے استاد ہیں اور بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ا نمبر ۲۵ نمبر ۵۷ نمبر ۵۸ نمبر ۳۴۲ نمبر ۳۴۷ وغیرہ میں مذکور ہیں۔(۴،۵) زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنھم یہ دونوں فقیہہ مدنی صحابی ہیں

روایت نمبر ۱۳:۔

" حد ثنا يحيىٰ بن يحيىٰ ويحيىٰ بن ايوب وقتيبه بن سعيد وابن حجر قال حدثنا اسماعيل بن جعفر عن يزيد بن خصيفه عن ابن قسيط عن عطاء بن يسار انه اخبره انه سأل زيد بن ثابت عن القرأة خلف الامام فقال لاقرأة مع الامام فی شیء "

ترجمہ:۔حضرت عطاء بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرآن پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا امام کے ساتھ کسی نماز میں (سری وجہری) کوئی قرأۃ نہیں

حوالے ملاحظہ ہوں:۔ (۱) صحیح مسلم جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۱۵ (۲) کتاب القرأۃ بیہقی صفحہ نمبر ۱۶۸، (۳) کتاب الآثار امام محمد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۹، (۴) عینی شرح بخاری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۰۱ (۵) فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۵۵ (۶) فتاوٰی ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۵ (۷) شرح مسلم نووی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۱۵

سند کا تعارف:۔ یہ حدیث صحیح ہے اس کے تمام راوی بخاری شریف میں مذکور ہیں اسماعیل سے زید بن ثابت تک تمام راوی صحیح بخاری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۴۶ میں مذکور ہیں اور اسماعیل سے روایت کرنے والے چار ثقہ راوی ہیں۔جن سے قتیبہ بن سعید و یحیٰی بن یحیٰی بخاری شریف جلد نمبر ا

صفحہ نمبر ۱۹۳ وغیرہ صفحات میں مذکور ہیں لہذا یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے

روایت نمبر ۱۴:۔

"عبدالرزاق عن داء ود بن قیس عن عبیدالله بن مقسم قال سالت جابربن عبدالله انقرء خلف الامام فی الظهر والعصر شیئاقال لا"

ترجمہ:۔ عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ہم امام کے پیچھے ظہر وعصر میں کوئی قرأت (فاتحہ یا کوئی سورت) پڑھا کریں تو آپ نے فرمایا نہ پڑھا کریں (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴۱)

سند کا تعارف:۔ (۱) عبدالرزاق:۔ امام بخاری کے استاد اور ثقہ ہیں بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱، ۲۵، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۸۱ وغیرہ میں مذکور ہیں

(۲) داؤد بن قیس:۔ یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں مسلم شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹۱ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۱۱ نمبر ۳۱۸ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴ نمبر ۵۲ نمبر ۳۱۷ نمبر ۳۲۰ میں مذکور ہیں

(۳) عبیداللہ بن مقسم:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۸ نمبر ۱۷۵ اور مسلم میں جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۷۰ نمبر ۳۷۱ میں مذکور ہیں اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۵ میں بعینہ تمام سند (داؤد بن قیس عبیداللہ بن مقسم، جابر) مذکور ہے۔

روایت نمبر ۱۵:۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے "انه کان اذا ادرک مع الامام لم یقرأفاذاقام یقضی قرء"

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب امام کو پاتے تو کوئی قرأت نہیں پڑھتے اور جب باقی نماز اکیلے پڑھتے تو کھڑے ہوتے تو قرآن پڑھتے (مصنف ابن شیبہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۲۴)

سند کا تعارف:۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس سند کے تمام راوی صحیحین میں بکثرت مذکور ہیں۔

(۱) حفص بن غیاث:۔ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۰ نمبر ۲۷۳ نمبر ۱۶۵ وغیرہ میں مذکور ہے

(۲) عبید اللہ بن عمر حفص عاصم مدنی:۔ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۷ وغیرہ میں کل ۱۵۵ جگہ مذکور ہیں

(۳،۴،۵) عبد اللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہ:۔ یہ تینوں بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۴۲، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۷۳، نمبر ۳۷۴، نمبر ۲۶۸ میں مذکور ہیں

روایت نمبر ۱۶:۔

" حد ثنا وكيع عن الضحاك بن عثمان عن عبدالله بن يزيد عن ابن ثوبان عن زيد بن ثابت قال لا يقرأ خلف الامام ان جهرو لا خافت "

ترجمہ:۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھی جائے امام آہستہ پڑھے یا جہرے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۶)

سند کا تعارف:۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ اور صحیحین کے ہیں

(۱) وکیع:۔ بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴، ۱۷ نمبر ۱۵، ۱۷ میں مذکور ہیں

(۲) ضحاک بن عثمان:۔ صحیح مسلم جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۵۴، نمبر ۱۶۱، نمبر ۱۹۱ نمبر ۱۹۷ میں مذکور ہیں

(۳) عبد اللہ بن یزید مخزومی:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۵۰ میں مذکور ہیں

(۴) محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۴۸ وغیرہ میں مذکور ہیں اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

روایت نمبر ۱۷:۔

" حد ثنا ابن علية عن ايوب عن نافع و انس بن سيرين قال قال عمر ابن خطاب تكفيك قرأة الامام"

ترجمہ:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تجھے امام کی قرأت کافی ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۷۶)

سند کا تعارف:۔ (۱،۲) ابن علیہ، ایوب:۔ بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۳۱، نمبر ۸۳۲ میں مذکور ہیں۔

(۳،۴،۵) ایوب، نافع، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:۔ بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۴۵ میں مذکور ہیں

(۶) انس بن سیرین:۔ بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۵۷ میں مذکور ہیں

روایت نمبر ۱۸:۔

" حد ثنا وکیع عن ھشام الاستوائی عن قتادہ عن ابن المسیب قال أنصت للامام "

ترجمہ:۔ حضرت سعید بن میسب نے فرمایا۔ کہ امام کیلئے قرأت پڑھنے سے خاموش رہ (مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۳۷۶)

سند کا تعارف:۔ یہ روایت صحیح ہے اسکی سند کے تمام راوی بخاری کی سندوں میں مذکور ہیں

(۱) امام وکیع:۔ بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴۷ نمبر ۱۵ میں مذکور ہیں۔

(۲،۳) ہشام بن عبداللہ دستوائی وقتادہ:۔ یہ دونوں راوی بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۶۶ نمبر ۶۷ میں مذکور ہیں۔

(۴) سعید بن میسب:۔ یہ جلیل القدر تابعی ہیں اور انھیں راویہ عمر کہا جاتا ہے آپ مدینہ کے مفتی اور فقیہہ تھے۔ بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸، نمبر ۶۲ وغیرہ کل ۲۰۴ جگہ مذکور ہیں

روایت نمبر ۱۹:۔

" حد ثنا یحییٰ بن سعید القطان عن مصعر عن عمرو بن مرہ عن ابی وائل قال

تکفیک قرأة الامام "

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو) تجھے امام کی قرأت کافی ہے (خود پڑھنے کی ضرورت نہیں) (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۷)

سند کا تعارف:۔ یہ روایت صحیح ہے اور اسکے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں

(۱،۲) عبداللہ بن ابی شیبہ اور یحییٰ بن سعید العطان:۔ یہ دونوں بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۶۴ میں مذکور ہیں۔

(۳) مصعر بن قدام:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۴۹ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۸۱ میں مذکور ہیں۔

(۴) عمر بن مرہ:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۷ وغیرہ میں بکثرت مذکور ہیں۔

(۵) ابووائل رضی اللہ عنہ:۔ ابووائل رضی اللہ عنہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۷ میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر ۲۰:۔

" عبدالرزاق عن الثوری عن الا عمش عن ابراهیم عن الاسود قال ودرت ان الذی یقرأ خلف الامام ملیء فوہ ترابا "

ترجمہ:۔ حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ جو امام کے پیچھے قرأت پڑھے اس کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے (۱) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۸ (۲) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۷)

سند کا تعارف:۔ یہ حدیث صحیح ہے اس کی تمام سند بعینہ (سفیان، اعمش، ابراھیم، اسود) بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۰۹ میں مذکور ہیں اور عبدالرزاق بھی بخاری کا راوی ہے۔

روایت نمبر ۲۱:۔

" حد ثنا ابن علیه عن ایوب وابن ابی عروبة عن ابی معشر عن ابراهیم قال قال الاسود لان اعض جمرة أحب الی من ان اقرأ خلف الامام اعلم انه یقرأ "

ترجمہ:۔ حضرت اسود فرماتے ہیں۔ کہ مجھے امام کے پیچھے قرأۃ پڑھنے سے انگارہ کھانا اچھا ہے۔ جب کہ مجھے علم ہو کہ امام پڑھتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۶ (۲) تعلیق الحسن صفحہ نمبر ۹۰۰)

سند کا تعارف:۔ (۱،۲) ابن علیہ و ایوب:۔ یہ دونوں بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۳۱ نمبر ۸۳۲ میں مذکور ہیں۔

(۳) سعید بن ابی عروبہ:۔ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۵۲ وغیرہ ۵۷ جگہ مذکور ہیں۔

(۴) ابو معشر زیاد بن کلیب:۔ یہ بھی ثقہ ہیں تقریب التہذیب صفحہ نمبر ۱۱۱۔

(۵) اسود بن یزید رضی اللہ عنہ:۔ یہ فقیہہ مفتی تابعی یا صحابی تھے۔ اور صحیح مسلم میں تمام راوی ابن عروبہ ابو معشر، ابراھیم، اسود اسی ترتیب سے مذکور ہیں

روایت نمبر ۲۲:۔

" حد ثنا هشيم عن مغيره عن ابراهيم انه كان يكره القرأة و كان يقول تكفيك قرأة الامام"

ترجمہ:۔ حضرت ابراھیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ قرأت خلف الامام کو مکروہ جانتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے (سائلوں کو) کہ تجھے امام کی قرأت کافی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۷)

سند کا تعارف

(۱) ھشیم:۔ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۵ میں مذکور ہے۔

(۲) مغیرہ بن مقسم:۔ یہ بھی بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹ میں مذکور ہیں۔

(۳) ابراھیم نخعی:۔ یہ فقیہہ اور تابعی ہیں بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹ وغیرہ ۱۶۸ اسندوں میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر۲۳:۔

" عبد الرزاق عن منصور عن ابی وائل قال جاء رجل الیٰ عبداللّٰه فقال یا ابا عبدالرحمن أقرأخلف الامام قال انصت للقرآن فان فی الصلوة شغلاً و سیکفیك ذالِك الامام "

ترجمہ:۔ابووائل کہتے ہیں۔ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی اے ابوعبدالرحمٰن کیا میں امام کے پیچھے قرأت پڑھوں۔فرمایا قرآن سننے کیلئے خاموش رہو بے شک نماز محویت کا نام ہے۔اور تجھے امام کی قرأت کافی ہے۔

حوالے:۔(۱) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۱۳۸ (۲) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۳۷۶، (۳) طبرانی کبیر جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۳۰۳ (۴) سنن بیہقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۱۶۰ (۵) شرح معانی الآثار طحاوی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۱۵۰ (۶) کتاب الحجہ امام محمد صفحہ نمبر ۱۱۹ (۷) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۵،

سند کا تعارف:۔مصنف عبدالرزاق کی پوری سند بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۴۴۷ میں مذکور ہیں اورابن شیبہ کی سند، ابوالاحوص، منصور، ابوائل، عبداللہ جو تمام بعینہ بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۱۵۳ میں مذکور ہے۔لہذا یہ روایت بالکل صحیح اور امام بخاری کے مطابق ہے۔

روایت نمبر۲۴:۔

" حد ثنا علی بن عبدالعزیز ثنا حجاج بن المنهال ثنا حمادبن سلمة عن حمادعن ابراهیم ان ابن مسعود کان لا یقرأخلف الامام و کان ابراهیم یأخذ به "

ترجمہ:۔ابراہیم نخعی فرماتے ہیں۔کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے۔اورابراہیم نے بھی اسی قول کو حجت بنایا ہے

سند کا تعارف:۔یہ روایت صحیح ہے اور جوہرالنقی میں ہے " وجاایضاعنه بسند صحیح

انہ لاقرأة خلف الامام " ترجمہ:۔ یہ بھی بسند صحیح آیا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ امام کے پیچھے کوئی قرأت نہیں (الجوہر النقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۱۷۰)

روایت نمبر۲۵:۔

"عبدالرزاق عن اسرائیل عن ابی اسحق قال کان اصحاب عبداللہ لا یقرأون خلف الامام "

ترجمہ:۔ حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۱۳۸)

سند کا تعارف:۔ یہ روایت صحیح ہے اس کے تمام راوی بخاری کے ہیں

(۱) عبدالرزاق:۔ امام بخاری کے استاد ہیں۔ اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱، ۲۵ صفحہ نمبر ۵۷، ۵۸، ۸۱، ۳۴۶، ۳۴۷ میں مذکور ہیں۔

(۳،۲) اسرائیل، ابواسحاق:۔ یہ دونوں بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۲۷ اور جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۶۲۶ میں مذکور ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی تھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا " رضیت لکم مارضی لکم ابن ام عبد " ترجمہ:۔ میں تمھارے لئے ہر اس چیز پر خوش ہوں جس پر عبداللہ بن مسعود خوش ہوں (بخاری شریف)

روایت نمبر۲۶:۔

" عبدالرزاق عن ابن جریج قال قلت لعطاء أیجزئ عمن وراء الامام قرأته فیما یرفع به الصوت وفیما یخافت قال نعم "

ترجمہ:۔ حضرت ابن جریج کہتے ہیں میں نے حضرت عطاء بن رباح (جو کہ مکہ مکرمہ کے مفتی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے) سے دریافت کیا کہ مقتدی کو امام کی قرأت سری وجہری نمازوں میں کفایت کرتی ہے۔ فرمایا ہاں کرتی ہے (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ

نمبر(۱۴۱)

سند کا تعارف:۔ یہ روایت صحیح متصل ہے۔اس کی تمام سند عبدالرزاق ابن جریج عطاء بعینہ اسی ترتیب سے صحیح بخاری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۵۹ انمبر ۸۱ میں مذکور ہیں

روایت نمبر ۲۷:۔

" حدثنا هشيم عن ابي بشر عن سعيد بن جبير قال سالته عن القرأة خلف الامام قال ليس خلف الامام قرأة"

ترجمہ:۔ حضرت ابو بشر جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے قرأت خلف الامام کے متعلق دریافت کیا۔تو آپ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کوئی قرأت (فاتحہ وغیرہ) نہیں (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۷۷)

سند کا تعارف:۔ یہ روایت صحیح ہے اس کے تمام راوی بخاری شریف میں بکثرت مذکور ہیں بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۳۹، نمبر ۵۲۶، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۴۹، نمبر ۲ میں یہ تمام سند بعینہ ہشیم ابو بشر سعید بن جبیر مذکور ہے۔

روایت نمبر ۲۸:۔

" قال محمد اخبرنا اسرائيل بن يونس قال حدثنا منصور عن ابراهيم قال اول من قرء خلف الامام رجل اتهم "

ترجمہ:۔ حضرت ابراھیم بن یزید نخعی تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔کہ سب سے پہلے جس نے امام کے پیچھے قرأت پڑھی وہ بدعتی شخص تھا (موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹۸)

سند کا تعارف:۔ (ا) امام محمد رحمتہ اللہ علیہ:۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کے استاد تھے امام شافعی فرماتے ہیں میں نے آپ سے زیادہ کوئی عقل مند نہیں دیکھا امام ذھبی نے آپ کو احد الفقھا فرماتے اور فرمایا " كان من بحور العلم والفقه " کہ آپ علم وفقہ کا دریا ہیں امام ابن مدینی

نے کہا آپ صدوق ہیں یعنی سچے ہیں (مقدمہ التعلیق المجد علی موطا محمد صفحہ نمبر ۳۰)

(۲) اسرائیل بن یونس:۔ یہ بخاری شریف کے راوی ہیں اور بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۵۶ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۹ میں مذکور ہیں۔

(۳،۴) منصور اور ابراھیم نخعی:۔ یہ دونوں بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۴۴ میں مذکور ہیں وہ پہلا بدعتی شخص مختار کذاب تھا (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴۱، احکام القرآن حصاص جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۲ شرح کبیر بن قدامہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱) اور مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴۱ میں مختار کی جگہ ابن زیاد بھی مذکور ہے

روایت نمبر۲۹:۔

" حد ثنا الثقفی عن ایوب عن محمد قال لا اعلم القرأة خلف الامام من السنة "

ترجمہ:۔ حضرت محمد بن سیرین تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قرأۃ خلف الامام کو سنت نہیں جانتا ہوں (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۷۷)

سند کا تعارف:۔ یہ روایت بالکل صحیح ہے اور اس کی تمام سند بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۸۷ نمبر ۹۶۷، نمبر ۳۵۳ میں مذکور ہے

روایت نمبر۳۰:۔

" حد ثنا ابو بکر قال حدثنا حفص عن ابن جریج عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال اذا جئت والامام لاراکع فوضعت یدیک علی رکبتیک قبل ان یرفع راسہ قد ادراکت "

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تو آئے اور امام رکوع میں ہو اور تو امام کے سر اٹھانے سے پہلے اپنے زانوں پر ہاتھ رکھ لے تو (اس رکعت کو) تو نے ضرور پالیا (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۴۳)

سند کا تعارف:۔ یہ روایت صحیح ہے اس کے تمام راوی بخاری شریف کے ہیں

(۱) ابوبکر بن عیاش:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر صفحہ نمبر ۱۸۶ اوغیرہ کل ۲۰ جگہ مذکور ہے

(۲) ابوعمر حفص بن غیاث:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۲۵ نمبر ۱۷۰ کل ۹۰ جگہ مذکور ہیں۔

(۳) ابن جریج:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۹ نمبر ۸۱ میں مذکور ہیں

(۴) نافع:۔ حضرت نافع بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۶۱ نمبر ۱۴۲ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۴۸ میں مذکور ہیں

روایت نمبر ۳۱:۔

"حدثنا کثیر عن ھشام عن جعفر عن میمون قال اذادخلت المسجد والقوم رکوع فکبرت قبل ان یر فعوارؤسھم فقد ادرکت رکعته"

ترجمہ:۔ حضرت ابوایوب میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو مسجد میں داخل ہو اور قوم رکوع کی حالت میں ہو تو ان کے سر اٹھانے سے پہلے تکبیر کہہ کر مل جائے تو تو نے اس رکعت کو ضرور پالیا (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۴۵)

نوٹ:۔ ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سورۃ فاتحہ وغیرہ امام کے پیچھے پڑھنا ضروری نہیں کیونکہ بغیر پڑھے رکعت مل گئی

سند کا تعارف:۔

(۱) ابوسہل کلابی کثیر:۔ ابوکثیر کلابی کثیر بن ہشام ثقہ ہیں اور مسلم شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۰۹ وغیرہ میں مذکور ہیں

(۲) جعفر بن برقان کلابی:۔ یہ ثقہ راوی ہیں دیکھئے تہذیب التہذیب جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۸۵

(۳) میمون بن مہران:۔ یہ جلیل القدر تابعی ہیں حضرت ابن عباس، ابن عمر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم کے شاگرد ہیں۔ امام عجلی وابوزرعہ وامام نسائی نے انھیں ثقہ کہا

ہے (تہذیب جلد نمبر۱۰ صفحہ نمبر۳۹۱ تقریب صفحہ ۳۵۴)

روایت نمبر۳۲:۔

"حد ثنا یحییٰ بن یحییٰ قال قرأة علی مالك عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن ابی هریره ان النبی ﷺ قال من أدرك ركعة من الصلوة فقد أدرك الصلوه وفی روایه ركعة من الصلوة من الامام"

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے راوی ہیں فرمایا۔ جس آدمی نے رکوع پالیا تحقیق اس نے نماز پالی اور دوسری روایت میں ہے۔ کہ جس نے امام کے ساتھ رکوع پالیا۔(مسلم شریف حدیث نمبر۱۳۹۹ور فتح الباری جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۸۲ میں رفاعہ بن رافع کی روایت میں ہے۔

سند کا تعارف:۔ چونکہ یہ روایت مسلم شریف کی ہے لہذا تمام راوی ثقہ ہیں الگ تعارف کی ضرورت نہیں لہذا یہ حدیث صحیح حدیث ہے۔

روایت نمبر۳۳:۔

"عبدالرزاق عن ابن جریج قال نافع عن ابن عمر قال اذا ادركت الامام راكعا فركعت قبل ان يرفع فقد ادركت فان رفع قبل ان تركع فقد فاتتك"

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جب تو امام کو رکوع میں پا کر اسکے سر اٹھانے سے پہلے رکوع کر لے تو نے اس رکعت کو پالیا۔ اور اگر تیرے رکوع کرنے سے پہلے اس نے سر اٹھالیا تو یہ رکعت تجھ سے فوت ہوگئی (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۷۹)

سند کا تعارف:۔ یہ روایت صحیح ہے اور اس کے تمام راوی بخاری شریف میں مذکور ہیں لہذا ان سب کا تعارف پہلے مذکور ہو چکا ہے۔

روایت نمبر ۳۴:۔

" عبدالرزاق عن معمر عن الزهری ان زید بن ثابت وابن عمر کانا یفتیان الرجل اذا انتهی الی القوم وهم رکوع ان یکبر تکبیرا فقد ادرکت الرکعة"

ترجمہ:۔ حضرت زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم فتوی دیا کرتے تھے۔ کہ آدمی جب جماعت کو رکوع میں پاکر تکبیر کہہ لے تو اس نے اس رکعت کو ضرور پالیا (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۷۸)

سند کا تعارف:۔ یہ حدیث صحیح ہے اس کے تمام راوی صحیح بخاری شریف کے راوی ہیں اور یہ تمام سند بعینہ "عبدالرزاق عن معمر عن الزهری" جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۹۴ بخاری میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر ۳۵:۔

" حد ثنا موسیٰ بن اسماعیل قال حدثنا همام عن الاعلم وهو زیادة عن الحسن عن ابی بکره انه انتهی الی النبی ﷺ وهو راکع فرکع قبل یصل الی الصف فذکر ذلك للنبی علیه السلام فقال زادك الله حرصا ولا تعد "

(۱) بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۸ (۲) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۳)

نوٹ:۔ مصنف عبدالرزاق میں " لا تعد " کی تشریح میں ہے " فثبت مکانه " اپنی جگہ میں رہ انھیں نماز کے اعادہ کا حکم نہ فرمانا رکعت مل جانے کی دلیل ہے۔

سند کا تعارف:۔ اسکے حوالے میں مذکور ہو چکا۔ کہ یہ روایت بخاری شریف کی ہے لہذا صحیح سند ہے

روایت نمبر ۳۶:۔

" یوسف عن ابیه عن ابی حنیفه عن الهیثم عن علقمة بن قیس انه یشدد فی القرأة خلف الامام ویقول بفیه الحجر "

ترجمہ:۔ حضرت علقمہ بن قیس قرأتِ خلف امام میں سختی کرتے تھے (یعنی سختی سے منع کرتے تھے) اور فرماتے تھے۔ کہ اس کے منہ میں پتھر ہو۔

سند کا تعارف:۔

(۱) امام ابو یوسف:۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور فقیہہ ہیں۔

(۲) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:۔ ان کا تعارف پہلے مذکور ہو چکا ملاحظہ فرمایئے حدیث نمبر۳ میں۔

(۳) ہیثم بن حبیب صراف:۔ یہ ثقہ راوی ہیں امام احمد نے انکی تعریف کی اور ابن معین، ابوزرعہ وابوحاتم اور ابن ہمام نے ثقہ کہا دیکھئے تہذیب جلد نمبر۱۱ صفحہ نمبر۹۱

روایت نمبر۳۷:۔

"عبدالرزاق عن الثوری عن منصور عن زید بن وهب قال دخلت انا وابن مسعود المسجد والامام راکع فرکعنا ثم مضبنا حتی استوینا فی الصف فمافرغ الامام قمت اصلی فقال فقد ادرکته"

ترجمہ:۔ حضرت زید بن وہب جہنی نے فرمایا کہ میں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام رکوع میں تھا۔ تو ہم نے رکوع کیا اور چل کر صف میں مستوی ہو گئے۔ جب امام فارغ ہوا۔ تو میں باقی ماندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہونے لگا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے اسے پالیا۔ یعنی تیری پہلی رکعت صحیح ہو گئی۔

حوالے ملاحظہ ہوں (۱) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۷۹ (۲) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۵۵ (۳) سنن بیہقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۹۰ (۴) طبرانی کبیر جلد نمبر۹ صفحہ نمبر۳۱۲

سند کا تعارف:۔

(۱،۲) عبدالرزاق اور سفیان ثوری:۔ یہ دونوں پہلے مذکور ہو چکے ہیں

(۳) ابوالاحوص منصور:۔ یہ بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۵۳ نمبر۲۲۵ میں مذکور ہیں

(۴) زید بن وھب جہنی :۔ یہ بھی بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱ ۳۲ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۲۷ میں مذکور ہیں

امام شافعی رکوع میں ملنے والے مقتدی کی رکعت کو مل جانے کا فتوی دیتے تھے کیونکہ اسکے متعلق حضرت ابوبکر، زید بن ثابت، مسعود ابن عمر، ابن زبیر رضی اللہ عنھم کے آثار موجود ہیں (کتاب القراۃ بیہقی صفحہ نمبر ۱۸۱)

جمہور کا مذہب :۔ " اعلم انه ذهب الجمهور من الائمة الى ان من ادرك الامام راكعا دخل معه واعتد بتلك الركعة وان لم يدرك شيئاً من القرأة "

ترجمہ :۔ یقین جانو کہ جمہور ائمہ دین کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص امام کو رکوع میں پائے وہ شامل ہو جائے اور اس کی رکعت کو شمار کرے۔ اگرچہ قرأت قرآن سے کچھ بھی نہ پائے

(۱) تہذیب ابن قیم جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۲۳ (۲) نیل الاوطار شوکانی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۴۰ (۳) عون المعبود شرح ابوداؤد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۲۳ اور کتاب القراۃ میں ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جانے کا فتوی دیتے تھے۔

روایت نمبر ۳۸ :۔

" حدثنا احمد بن دائود قال حدثنا يوسف بن عدى قال حدثنا عبدالله بن عمرو عن ايوب عن ابى قلابه عن انس رضى الله عنه قال صلى رسول الله ﷺ ثم اقبل بوجهه فقال أتقرئون والامام يقرأ فسكتوا فسألهم ثلاثا فقالوا أنا لنفعل قال فلا تفعلوا "

ترجمہ :۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی پھر اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر کے فرمایا۔ کیا تم قرأت کرتے ہو جبکہ امام پڑھ رہا ہو۔ پس سب کے سب خاموش ہو گئے نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ یہ سوال کیا۔ پس صحابہ اکرام رضی اللہ عنھم نے عرض کی ہم ایسا کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ایسا نہ کرو۔ (شرح معانی الآثار

طحاوی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۵۰)

سند کا تعارف :۔ (۱) یوسف بن عدی :۔ یوسف بن عدی سے امام بخاری اور امام نسائی نے روایت کی۔ ابوزرعہ کہتے ہیں ثقہ، ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا امام مسلم نے صلہ میں فرمایا یوسف بن عدی ثقہ ہیں (تہذیب التہذیب جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۴۱۷)

(۲) عبداللہ بن عمرو:۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں ''عبیداللہ عمرو سے امام بخاری، مسلم ،نسائی ،ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد نے روایت کی ہے ابن معین اور نسائی نے آپ کو ثقہ کہا۔۔۔۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا اور عجلی نے توثیق کی (تہذیب جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۴۲)

(۳) ایوب بن ابی تمیمہ کیسان :۔ ابن خیثمہ ،ابوحاتم ،ابن سعد ،نسائی ،دارقطنی وغیرہ نے ثقہ کہا (تہذیب التہذیب جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۹۷)

(۴) عبداللہ بن زید عمرو ابوقلابہ جرمی :۔ ابن سعد ،امام عجلی ابن خراش نے ثقہ فرمایا (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۲۲۴) امام ذہبی لکھتے ہیں '' ابو قلابہ''۔ یہ رجال صحاح میں سے ہیں تابعین میں امام ہیں ثقہ ہیں (میزان الاعتدال جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۲۵)

روایت نمبر ۳۹:۔

" قال محمد اخبرنا داؤد بن قیس الفراء أخبرنا محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجراً "

ترجمہ:۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش کہ اسکے منہ میں پتھر ہو جو امام کے پیچھے قرأت کرے (موطا امام محمد، صفحہ نمبر ۱۰۲)

سند کا تعارف:۔

(۱) امام محمد:۔ ان کا تعارف پہلے حدیث نمبر ۲۸ میں مذکور ہو چکا

(۲) داؤد بن قیس:۔ یہ صحیح مسلم شریف کا راوی ہے چنانچہ مسلم شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹۱ نمبر ۲۱۱ نمبر ۳۱۸ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴ نمبر ۵۶ نمبر ۳۱۷ نمبر ۳۲۰ میں مذکور ہے۔

(۳) محمد بن عجلان:۔ یہ بخاری و مسلم کا راوی ہے چنانچہ روایت نمبر کے تحت مذکور ہو چکا

(۴) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:۔ یہ خلیفہ دوم صحابی رسول ﷺ ہیں

روایت نمبر ۴۰:۔

"عبدالرزاق عن داؤد بن قيس عن محمد بن عجلان قال قال علی رضی الله عنه قرأمع الامام فليس على الفطره "

ترجمہ:۔ محمد بن عجلان فرماتے ہیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ پڑھے۔ وہ آدمی فطرت پر نہیں (یعنی صراط مستقیم پر نہیں) (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۸

سند کا تعارف:۔ اس روایت کے تمام راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں چنانچہ داؤد بن قیس روایت نمبر ۳۹ میں مذکور ہے اسی طرح محمد بن عجلان کا تعارف بھی روایت نمبر ۳۹ میں مذکور ہو چکا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابی رسول اور خلیفہ چہارم ہیں۔

الحمدللہ چالیس روایات پوری ہوئیں۔ یہ سب اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے۔ ان تمام روایات سے سورج کی طرح یہ بات روشن نظر آتی ہے۔ کہ امام کے پیچھے قرآن خواہ سورت فاتحہ ہی کیوں نہ ہو پڑھنی منع ہے اور خاموش رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔ کہ حق واضح ہو جانے کے بعد اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ''آمین''

یہ کاوش میں اپنے والدین کریمین کے نام کرتا ہوں کہ جنکی وجہ سے اس مقام پر ہوں اللہ رب العزت انھیں میرے بیوی بچوں مجھے اور سارے ایمان والوں کو ایمان پر سلامت رکھے۔ اور ایمان پر ہی موت عطا فرمائے آمین

۱۸ رمضان المبارک بروز اتوار ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۵

''ابواسامہ ظفر القادری بکھروی'' وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

ضمیمہ

حضرات محترم! چالیس روائتیں مکمل ہوچکی تھیں۔ کہ مفتی اہلسنت حضرت علامہ مولانا حافظ مفتی سردار علی خان صاحب مدظلہ العالی نے حکم فرمایا۔ کہ غیر مقلدین کے دلائل کا رد بھی ساتھ ہونا چاہیے۔ پس ان کے حکم پر غیر مقلدین کے دلائل کا رد بھی حاضر خدمت ہے۔ ویسے تو جب میں اپنا مذہب روشن دلیلوں سے ثابت کر چکا تھا۔ تو لازماً دوسرا مذہب درست نہ تھا۔ مگر غیر مقلدین اپنے ٹوٹکوں سے لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ لہذا اُن کی پیش کردہ روایتوں کا رد بھی ملاحظہ ہو

غیر مقلدین کے پاس چند حدیثیں ہیں۔ جن سے وہ اپنا مذہب ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ انکی یہ کوشش بے سود ان روایتوں سے ان کا مذہب ثابت نہیں ہوتا۔

پہلی روایت:۔ " لاصلوٰۃ لمن لم یقرأبفاتحہ الکتاب " (بخاری) ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی

جواب:۔ اس روایت سے غیر مقلدین لوگوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنا واضح فرمایا سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی لہذا تم امام کے پیچھے خاموش رہ کر اپنی نماز ضائع کرتے ہو حالانکہ اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں۔ کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھو۔ دوسرا اس حدیث کا یہ مطلب ہی نہیں جو وہ بیان کرتے ہیں۔ یہ اکیلے نمازی کیلئے حکم ہے جیسا کہ جامع ترمذی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۳۲۵ میں امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ یہ روایت اکیلے نمازی کیلئے ہے۔

اس کے علاوہ اس روایت میں جو ''لا'' آیا ہے وہ نفی کمال کا ہے نفی ذات کا نہیں جیسا کہ علامہ بدر الدین عینی رحمتہ اللہ علیہ نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرمایا ''کمال نماز سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ہے۔ نہ کے بغیر سورۃ فاتحہ نماز جائز نہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لاصلوۃ لجار المسجد الافی المسجد'' یعنی مسجد کے ہمسایہ کی نماز کامل نہیں۔ مگر وہ مسجد میں ادا کرے یہاں اگر نماز کمال والا معنی نہ ہو۔ تو پھر اس حدیث کا مطلب یہ بنے گا مسجد کے ہمسایہ کی نماز گھر میں نہیں ہوتی

حالانکہ یہ معنی سب کے نزدیک درست نہیں تو جاننا پڑے گا کہ کمال والا معنی درست ہے

ایک اور مثال دیکھیں " کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔" لاایمان أو لادین لمن لاعهدله " یعنی جس شخص کا وعدہ نہیں اس کا ایمان یا دین کامل نہیں اس میں اگر کامل والا ترجمہ نہ کیا جائے تو دوسرا معنی جملہ اسلام کے منافی ہوگا ذات کی نفی کی مثال پیش خدمت ہے کہ ہم پڑھتے ہیں " لااله الاالله " یعنی اللہ کے سوا کوئی ذات ہی نہیں جو عبادت کے لائق ہو تو اس میں لانفی ذات کا ہے بہرحال جب تک "لا" کے مختلف معنی معلوم نہ ہوں پھر صرف ایک معنی استعمال کر کے لوگوں کو گمراہ کیا جاسکتا ہے مگر الحمد اللہ علمائے اھل سنت علم رکھنے والے ہیں۔ پھر دوسری بات یہ کہ نماز میں کسی سورت کو لازم کرنا قرآن وحدیث کے خلاف ہے حالانکہ اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے

" فاقرء وا ماتیسر من القرآن " پڑھو جو آسان ہو قرآن سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید نے ہمیں نماز میں قرآن کا کوئی حصہ جو آسان معلوم ہو پڑھو کا حکم دیا اور یہ فرض ہے لہذا تمام ائمہ کے نزدیک مطلق قرآن پڑھنا ہے نہ کہ سورۃ فاتحہ اس آیت کریمہ کا تعلق نماز ہی سے ہے دو تفسیر کی کتابوں سے نقل کر رہا ہوں

(۱) جلالین میں ہے " فاقرء واماتیسر من القرآن فی الصلوة"

ترجمہ:۔ نماز میں جہاں سے تمھیں قرآن پڑھنا آسان ہو وہاں سے پڑھلو

(۲) "کمالین" میں ہے " یعنی ان المقصود من قراءة القران قراء ته فی الصلوة "

ترجمہ:۔ یعنی اس آیت کا مقصد قرآن پڑھنے سے نماز میں قرآن پڑھنا ہے" اب قرآن کا حکم بھی ماننا ہے چونکہ قرآن کا حکم مطلق ہے نماز میں مطلق قرآن پڑھنا فرض ہوا۔ اور حدیث کو بھی ماننا ہے تو حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ ملانا نماز کو کامل کرنا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے

"ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں

" عن ابی هریره عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صلی صلوة لم لقرأ فیهابام القران فهی خداج ثلاثا غیر تمام " ترجمہ:۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت

فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے نماز ادا کی اور اس میں سورۃ فاتحہ کو نہ پڑھا اس کی نماز ناقص ہے یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ (صحیح مسلم جلد نمبر ۱ باب وجوب قراۃ الفاتحہ)

خداج کا معنی:۔ امام نووی فرماتے ہیں "خداج بکسر الخاء المعجمة هو النقصان"

یعنی خداج کا معنی نقصان ہے

خود حدیث پاک میں وضاحت کردی گئی ہے۔ کہ خداج کا معنی غیر تمام یعنی نامکمل ہے تو معلوم ہوا کہ حدیث پاک کو اس طرح مانا جائے۔ کہ نماز میں مطلق قرآن پڑھنا فرض لہٰذا اگر فرض چھوٹ گیا تو نماز ہوئی ہی نہیں اور سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو نماز نامکمل رہی۔ اس طرح قرآن اور حدیث دونوں کو ماننے میں آسانی ہوگی اور اگر غیر مقلدین والا معنی لیا جائے تو قرآن کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ لہٰذا ہم قرآن وحدیث دونوں کو ماننے والے ہیں

یہ روایت اکیلے نمازی کیلئے ہے"

(۱) اس روایت میں کلمہ "من" سے مراد بعض مراد ہے یعنی منفرد اور امام چنانچہ صحاح ستہ کی معتبر کتاب سنن ابوداؤد جلد نمبر اول صفحہ نمبر ۱۲۶ باب "من ترك القراة في صلوته" اور اسکی شرح مختصر السنن حافظ منذری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۲ میں حضرت سفیان بن عیینہ رحمتہ اللہ علیہ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ اور فقہا محدثین سے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اس کے حق میں ہے جو اکیلا پڑھ رہا ہو۔ ابوداؤد شریف کے کلمات یہ ہیں "قال سفيان لمن يصلى وحده"

" ترجمہ:۔ حضرت سفیان رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ اسکے حق میں ہے جو اکیلا پڑھ رہا ہو

(۲) " كذاقال اسماعيلى فى روايته اذاكان وحده " ترجمہ:۔ امام اسماعیلی رحمتہ اللہ علیہ اپنی روایت میں فرمایا۔ کہ یہ حدیث پاک منفرد یعنی اکیلے کے حق میں ہے (عینی شرح بخاری جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۴)

(۳) سبل السلام شرح بلوغ المرام جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۰ ۱۷ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ میں اعلان والی مذکورہ حدیث کے تحت ہے " انه يحمل على المنفرد "ترجمہ ضرور یہ

حدیث اکیلے نمازی کیلئے ہے

(۴) جامع ترمذی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۲۵ باب ماجاء فی ترک القرأت میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح مذکور ہے " واما احمد بن حنبل فقال معنی قول النبی ﷺ لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحہ الکتاب اذا کان وحدہ واحتج بحدیث جابر بن عبداللّٰہ حیث قال من صلی رکعتہ لم یقرأ فیھا بام القران فلم یصل الاان یکون وراء الامام قال احمد فھذا رجل من اصحاب النبی ﷺ تاؤل قول النبی ﷺ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحہ الکتاب ان ھذا اذا کان وحدہ ترجمہ:۔امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔کہ نبی کریم ﷺ کے قول " لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب " کا معنی وحکم اس وقت سے متعلق ہے جب اکیلا پڑھ رہا ہو اور آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک ـــ" من صلی صلوٰۃ الخ سے استدلال کرتے ہوئے۔ فرمایا کہ اس شخص (حضرت جابر بن عبداللہ) نبی کریم ﷺ کے صحابی نے نبی کریم ﷺ کی حدیث "لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحہ الکتاب" کی تفسیر وتشریح تنہا پڑھنے والے کے حق میں کی ہے۔

دوسری روایت:۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے۔کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز فجر میں تھے۔تو آپ پر قرأت ثقیل ہوئی۔تو آپ جب فارغ ہوئے۔تو فرمایا شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو ہم نے کہاہاں یارسول اللہ فرمایا نہ پڑھا کرو۔مگر فاتحۃ الکتاب کیونکہ اس کی نماز نہیں جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے (ابوداؤد)

جواب:۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی حدیث ضعیف ہے۔اس کی سند میں ایک راوی محمد بن اسحاق بن یسار ہے جس کے متعلق محدثین اور باب جرح تعدیل کی اکثریت اس بات پر متفق ہیں کہ اس کی روایت حجت نہیں خصوصا سنن واحکام میں

(ا) صحاح ستہ کی مشہور کتاب جامع ترمذی میں ہے۔

" وابو نضر الذی رواہ عنہ محمد بن اسحاق هذا الحدیث قد ترك اهلم العلم بالحدیث " ترجمہ:۔ابونضر جس سے محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔اسے حدیث کے اھل علم نے ترک کر دیا ہے (جامع ترمذی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۶)

(۲) امام نسائی فرماتے ہیں " محمد بن اسحاق لیس بالقوی " ترجمہ:۔محمد بن اسحاق قوی نہیں (کتاب الضعفاء نسائی صفحہ نمبر ۳۰۲)

(۳) میزان الاعتدال میں ہے " قال ابن معین ثقه ولیس بحجته "ابن معین فرماتے ہیں۔ کہ ثقہ ہے اور حجت نہیں "قال النسائی وغیرہ لیس بالقوی وقال دار قطنی لا یحتج بہ " ترجمہ:۔امام نسائی وغیرہ نے فرمایا کہ قوی نہیں اور دار قطنی فرماتے ہیں اسکے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے'' وقال ابوداؤد قدری معتزلی وقال سلیمان تیمی کذاب'' ترجمہ:۔امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ قدری معتزلی ہے اور سلیمان تیمی فرماتے ہیں۔یہ بڑا جھوٹا ہے وہیب فرماتے ہیں۔ "سمعت هشام بن عروه یقول کذاب " ترجمہ:۔میں نے ھشام بن عروہ سے سنا فرماتے تھے کہ کذاب ہے امام مالک فرماتے ہیں " نظر والی دجال من الدجاجله " یحییٰ فرماتے ہیں " العجب من ابن اسحق یحدث عن اهل الکتاب " ترجمہ عجب ہے ابن اسحاق سے وہ اہل کتاب سے حدیثیں بیان کرتا ہے " وقال احمد هو کثیر التدلیس جدا " ترجمہ امام احمد فرماتے ہیں۔کہ وہ بہت بڑی تدلیس کرتا تھا تو آپ کو کہا گیا۔کہ جب وہ کہے " اخبرنی وحدثنی تو وہ ثقه هے "تو آپ نے فرمایا " هو یقول اخبرنی ویخالف "وہ کہتا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی اور خلاف کرتا ہے اور ابن عدی فرماتے ہیں۔ " کان ابن اسحق یلعب بالایوك " ترجمہ:۔وہ مرغوں سے کھیلا کرتا تھا یحییٰ قطان فرماتے ہیں " اشهدان محمد بن اسحاق کذاب " میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد بن اسحاق جھوٹا ہے۔

ابوداؤد طیالسی فرماتے ہیں۔کہ میرے اصحاب نے مجھے کہا " سمعت ابن اسحاق یقول حدثنی ثقة فقیل له قال یعقوب یهودی " ترجمہ:۔میں ابن اسحاق سے سنا کہہ رہا تھا۔کہ

مجھے ثقہ نے حدیث بیان فرمائی تو اس سے پوچھا کس نے بیان کی اس نے کہا یعقوب یہودی نے (میزان الاعتدال جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۶۹ سے ۴۸۱ میں)

(۴) تقریب میں ہے " محمد بن اسحاق صدوق یدلس ورمی بالتشیع والقدر "
ترجمہ:۔ محمد بن اسحاق صدوق تدلیس کرتا ہے شیعہ اور قدری ہونے کے ساتھ ساتھ رمی کیا گیا ہے (تقریب صفحہ نمبر ۲۹۰)

(۵) تہذیب میں ہے ابن نمیر کہتے ہیں " انه یحدث عن المجهولین احادیث باطله "
ترجمہ:۔ وہ مجہولوں سے باطل حدیثیں بیان کرتا تھا حضرت ایوب بن اسحاق فرماتے ہیں۔ کہ میں نے امام احمد سے دریافت کیا۔ کہ اے ابو عبداللہ ابن اسحاق کی حدیث کے ساتھ منفرد ہو تو قبول کر لو گے فرمایا نہیں ابن معین فرماتے ہیں " ضعیف " ترجمہ:۔ ابن اسحاق ضعیف ہے (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۴۴،۴۲)

اسی طرح اس کی دوسری سند میں ایک ابو عبداللہ مکحول شامی ہے جو مدلس اور کثیر الارسال ہے چنانچہ آثار السنن میں ہے " (۱) مکحول وهو یدلس " مکحول تدلیس کرتا ہے (آثار السنن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۷۶) (۲) میزان الاعتدال میں ہے " قال ابن سعد ضعفه جماعته " ترجمہ ابن سعد فرماتے ہیں کہ مکحول کو ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے۔ " قلت هو صاحب التدلیس وقدرمی بالقدر فالله اعلم " ترجمہ:۔ میں کہتا ہوں وہ صاحب تدلیس ہے اور قدریہ ہونے کے ساتھ رمی کیا گیا (میزان الاعتدال جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۷۷)

ابوداؤد کی دوسری سند میں " مکحول عن عباده رضی الله عنه " اور مکحول مذکور نے حضرت عبادہ کو نہیں پایا چنانچہ عون المعبود اور مختصر السنن منذری میں ہے " هذا منقطع مکحول لم یدرك عباده بن الصامت " ترجمہ:۔ یہ حدیث منقطع ہے مکحول نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا (عون المعبود جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۰۵ مختصر السنن منذری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۹۱) اس کے علاوہ تہذیب التہذیب میں ہے۔ " وقال ابن عبدالبر نافع مجهول " حافظ ابن

عبدالبر فرماتے ہیں۔ کہ نافع مجہول ہے(تہذیب التہذیب جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۴۱۰)
تقریب میں ہے "مستور" یعنی نافع مستور ہے(یعنی مجہول ہے چھپا ہوا ہے)(تقریب التہذیب صفحہ نمبر ۳۵۵)
تعلیق الحسن میں ہے " ولا اخرجه الشيخان وقال ابو عمر مجهول وقال لاطحاوی لا يعرف " ترجمہ:۔ اس کی حدیث کو شیخان یعنی امام بخاری و مسلم نے نہیں روایت کیا اور ابو عمر فرماتے ہیں کہ مجہول ہے اور طحاوی فرماتے ہیں غیر معروف ہے(تعلیق الحسن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۷۸)
یہ حدیث ائمہ اربعہ کے نزدیک غیر معمول ہے اور قرآن حدیث صحیح اور آثار قویہ کے خلاف ہے
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے زیادہ صحیح روایت ملاحظہ ہو " عن عمران بن حصين ان رسول الله ﷺ صلى الظهر فجعل رجل يقرأ خلفه بسبح اسم ربك الاعلى الذى۔ فلما انصرف قال ايكم القارئ قال رجل أنا قال قد ظننت ان بعضكم خالجنيها"
ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر پڑھی اور ایک شخص نے سورت " سبح اسم ربك الاعلى" پڑھنا شروع کردی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا مجھے اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ تم میں سے کوئی میری قرآت میں خلل ڈال رہا ہے(صحیح مسلم جلد نمبر ۱ صفحہ ابوداود، والنسائی، (الطحاوی)
روایت نمبر ۳:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اور سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔ اسکی نماز ناقص ہے ناقص ناتمام ہے عبدالرحمٰن راوی کہتے ہیں۔ کہ میں نے ابوہریرہ سے دریافت کیا۔ کہ میں امام کے پیچھے ہوں تو کیا کروں۔ فرمایا۔ کہ انھوں نے میرا بازو دبایا اور فرمایا۔ کہ فارسی اپنے دل میں پڑھ(ابوداود، موطا امام مالک)
جواب:۔ یہ حدیث بھی منفرد اور امام سے مختص ہے چنانچہ موطا امام مالک کی شرح زرقانی میں اس حدیث کی شرح میں ہے۔ " لكنه محمول عند مالك ومن وافقه على الامام والفذ"
ترجمہ:۔ یہ حدیث امام مالک اور انکے موافقوں کے نزدیک امام اور منفرد پر محمول ہے(شرح زرقانی، موطا امام مالک جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۵)

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ اس کی سند میں ایک راوی علاء بن عبد الرحمٰن ہے اسکے متعلق امام ابن معین فرماتے ہیں۔ اسکی بعض حدیثیں منکر ہیں ابوداؤد فرماتے ہیں۔ کہ ان کی صیام شعبان کی حدیث محدثین نے ان کے مناکیر میں شامل کی ہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۱۸۷) تحفۃ الاحوذی میں ہے " صدوق ربما وھم " صدوق ہے وہم کرتا ہے (تحفۃ الاحوذی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۵) " المغنی ابن قدامہ میں ہے " وکذالک حدیث ابی ہریرہ " یعنی عبادہ بن صامت کی طرح یہ حدیث بھی منفرد کیلئے ہے (المغنی ابن قدامہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۶۰۲)

آخری بات

امام فخر الدین رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں ذکر فرمایا ہے کہ

"ایک جماعت مدینہ طیبہ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تاکہ قرأت خلف الامام کے باب میں ان سے مناظرہ کیا جائے اور انھیں شکست دی جائے۔ امام صاحب نے فرمایا۔ کہ تم سب سے تو مناظرہ کی مجھ میں استطاعت نہیں۔ کہ بیک وقت اتنے آدمیوں سے بات کروں جبکہ تمھیں مناظرہ بھی ضروری ہے۔ تو ایسا کرو۔ کہ جماعت میں سے ایک شخص جو تم میں زیادہ عالم ہو اسے مناظرے کا اختیار سونپ دو۔ تاکہ میں اس سے بات کر سکوں چنانچہ انھوں نے ایک آدمی کو مناظرے کیلئے منتخب کیا آپ نے فرمایا کہ تم میں سے زیادہ عالم یہ ہی ہے۔ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر دوبارہ آپ نے اُن سے پوچھا۔ کیا اس شخص سے مناظرہ کرنا۔ تمھارے ساتھ مناظرہ کرنا مقصود ہوگا۔ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر دوبارہ پوچھا۔ کہ یہ اگر شکست کھا جائے تو تمھاری شکست ہوگی انھوں نے کہا ہاں بہر حال ان لوگوں نے اقرار کیا۔ کہ اس منتخب شخص کی شکست ہم سب کی شکست ہوگی۔ جب یہ فیصلہ ہوگیا تو امام صاحب نے فرمایا۔ کہ پھر جھگڑا کس بات میں ہے؟ میں بھی آپکے فیصلہ کو تسلم کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں۔ کہ جب کوئی آدمی کسی کو امام تسلیم کر لے اور اسکے پیچھے نماز پڑھے تو اس امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔ اور تمھیں بھی اس فیصلے پر انکار نہیں۔ پس یہ عقلی دلیل سن کر وہ ساری جماعت خاموش ہوگئی اور کوئی جواب اُن سے نہ بن پڑا

یعنی انہوں نے تسلیم کرلیا۔ کہ قراءت خلف الامام جائز نہیں اللہ رب العزت حق واضح ہو جانے کے بعد اس کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

”تاثرات“

”مفتی اہلسنت استاذ العلماء شیخ الحدیث حافظ سردار علی خان“

فاضل بھیرہ شریف فرماتے ہیں

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض حال ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ابتدائے اسلام سے ہی مخالفین اسلام اپنی مخالفت میں مصروف ہیں جنہوں نے اسلام کے رخ زیبا کو داغدار کرنے اور اہل اسلام کو اسلام سے بدظن کرنے کیلئے ہزار ہا جتن کئے مگر ہر زمانہ میں حق پرستوں نے اسلام کے دفاع کی بے مثال کاوش فرمائی جس کے صلہ میں بحمدہ تعالیٰ تا حال اسلام اپنے اصل خدوخال کے ساتھ موجود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیام قیامت موجود رہے گا اور اس کے مخالفین کی ایسی مذموم سعی ناکام ہی رہے گی کیونکہ اس کی بقاء کا وعدہ خداوندی ہے۔ اہل حق تو محض ظاہری اسباب میں سے ہیں ہاں اس جہاد کا اجر ان کا حصہ ہے ان مجاہدین میں بڑے بڑے نام آفتاب نیم روز کی طرح چمک رہے ہیں جن کے ذکر کیلئے بھی دفتر کے دفتر درکار ہیں ان کے نقش قدم پر چلنے والوں میں ہمارے ایک کرم فرما ”ابواسامہ ظفر القادری بکھروی“ صاحب بھی ہیں جو نام نہاد متبعین حدیث اور حقیقتاً وہابیہ کے بودے اعتراضات کا جواب انتہائی چوک میں بڑے سادہ الفاظ، قابل فہم، مدللانہ انداز میں چھوڑتے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی یوم الجزاء۔

بندہ نے ان کا رسالہ ”اربعین ظفر“ جو قرات خلف الامام کے موضوع پر ہے کو بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ یہ یقیناً ایک منفرد انداز میں نہایت مفید رسالہ ہے۔ خصوصاً حوالہ جات کی بھرمار اور رواۃ حدیث کے تعارف نے اس کو کافی وزنی بنا دیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت فرمائے اور مؤلف گرامی القدر کیلئے ذریعہ نجات اخروی اور قارئین کرام کیلئے وسیلہ ہدایت بنائے آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ الامین۔

فقط والسلام

عبدہ المذنب حافظ سردار علی خان فاضل بھیرہ شریف
مفتی و مدرس حال جامعہ رضویہ نور العلوم 24/H واہ کینٹ

ناشر
مکتبہ فیضان سنت
لائق علی چوک واہ کینٹ